| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

?ā?? ?????? ? ?ā?? ? ?ā??? ?ā??? ?ā???? ? ? ? ?? ????????? ?? ?ā???? more...

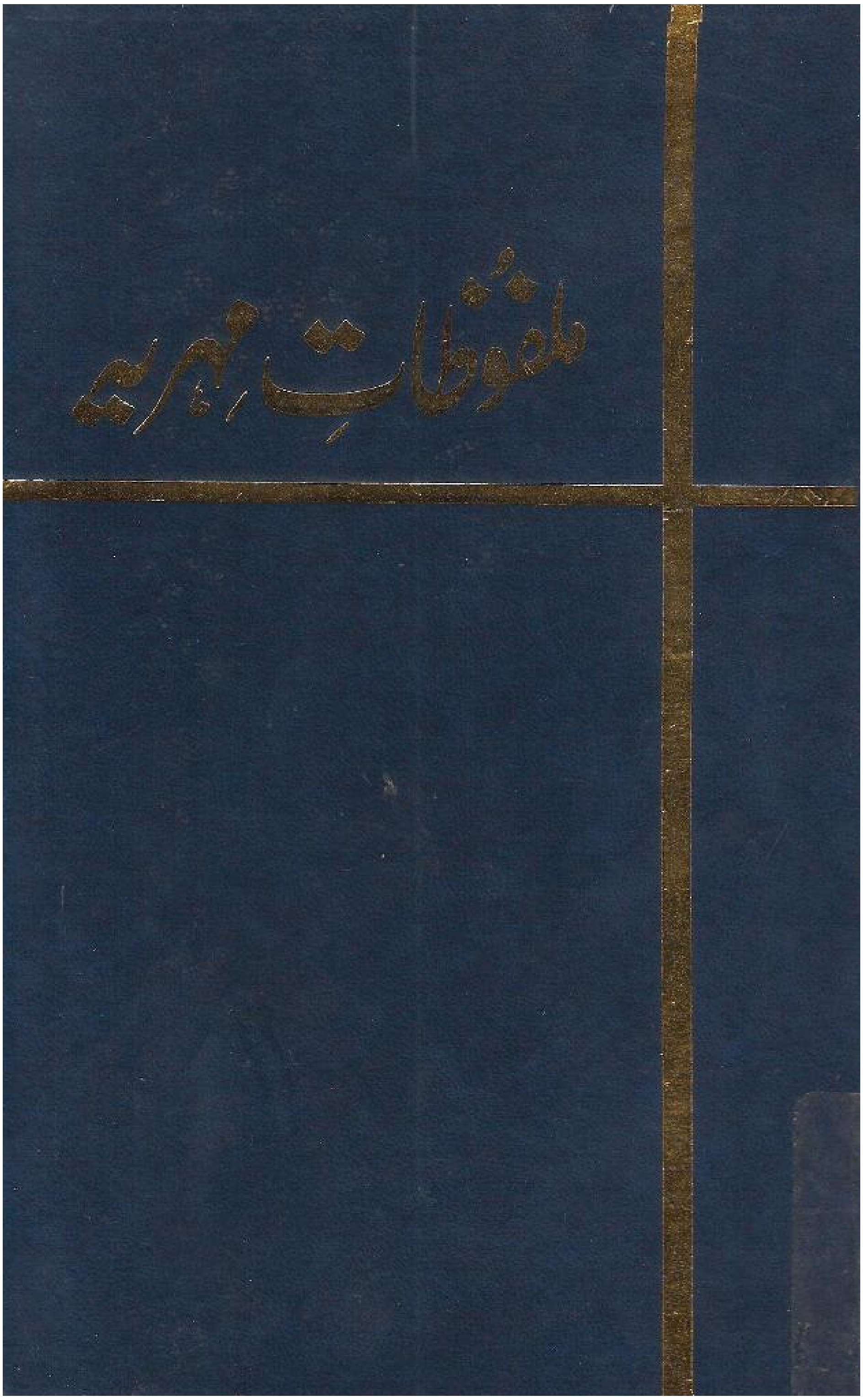

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

جا کر آرام کرو۔ پھر دیکھا جائے گا۔ دُوسرے روز نمازِ عصر کے بعد عرض کیا کہ حضورؒ اِس طرف آتے وقت تو آپ کی محبت کے خیال میں یہاں تک آپہنچا۔ اَب واپس کس طرح پہنچوں گا کیونکہ مسافت دُور دراز کی ہے۔ حضورؒ نے فرمایا۔ "اَب اُس عورت کی محبت کھینچ کر پہنچا دے گی"۔ بعدہٗ نامبردہ نے چند پہلے عشاق کو پنجابی نظم میں شمار کیا۔ کہ پہلا عاشق مجنوںؔ تھا۔ دُوسرا فرہاد۔ تیسرا رانجھاؔ۔ چوتھا پُنوںؔ وغیرہ وغیرہ تا آں کہ سلسلہ تعداد کا نَو تک پہنچا یا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اَب تو دسواں ہوگیا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ یہ دس پُورے ہُوئے۔ گویا تو اُن کے لیے ایک مظہرِ اتم ہوگیا۔ اَور نیز فرمایا کہ مردِ ناقص جمال پر خوش ہوتا ہے اَور جلال پر خفا۔ لیکن عاشق صُوفی کی نظر میں دونو برابر ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک دِن لیلیٰ خیرات تقسیم کر رہی تھی۔ فقراء لینے کے لیے جا رہے تھے۔ مجنوں نے اُن سے پُوچھا کہاں جاتے ہو۔ اُنھوں نے کہا لیلیٰ سے خیرات لینے۔ مجنوں نے اپنا کاسہ دیا اَور کہا کہ میرا حصّہ بھی لانا۔ ان میں سے ایک فقیر جب لیلیٰ کے پاس پہنچا۔ اُس نے اپنا حصّہ لے کر دُوسرا کاسہ پیش کیا۔ لیلیٰ نے پُوچھا۔ یہ دُوسرا کاسہ کس کا ہے۔ فقیر نے کہا ایک شخص مجنوں نام راہ میں کھڑا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ میرا حصّہ بھی لانا۔ لیلیٰ نے وُہ کاسہ لے کر توڑ دیا۔ فقیر نے مجنوں کو جا کر حال سنایا۔ مجنوں نہایت خوش ہو کر رقص کرنے لگا۔ اَور کہا کہ میرے ساتھ کچھ تعلق خصوصی ہے۔ تبھی میرا ہی کاسہ توڑا اَور کسی کا نہیں۔ اُس وقت ایک شخص مولوی وضع نے جانے کی اجازت مانگی۔ فرمایا کہ میری ایک بات غور سے سُننا اَور یاد رکھنا۔ کہ نہایت مفید اَور گہری ہے۔ وُہ یہ ہے کہ صاحبِ قسمت اس راہ میں سُست و ناتوان نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ کمرِ ہمت باندھ کر اپنے کام کے درپے رہتا ہے۔ آخر مقصد کو جا لیتا ہے۔ اَور اگر کچھ تاخیر واقع ہو تو خیال کرنا چاہیئے کہ شاید میری اپنی کوشش میں کچھ نقص واقع ہوا ہے۔ صاحبِ ارشاد نے خطا نہیں کی۔ بے نصیب کو وسوائس خطرات کے لشکر مانع ہو کر ناتواں کر دیتے ہیں۔ اَور وُہ خیرِ کثیر سے محروم رہتا ہے۔

ملفوظ - ۲۲

ایک دِن آپ دربار میں رونق افروز تھے۔ اِس اثنا میں میاں غلام محمد نذر بردار حاضر ہُوا۔ آپ نے فرمایا۔ "سُنا ہے کہ آج لکّو حجام فوت ہوگیا ہے"۔ میاں غلام محمد نے جواب دیا۔ جی ہاں"۔ حضورؒ نے کلمۂ استرجاع پڑھ کر فرمایا۔ "نہایت اچھا آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے یہاں کے سب درویشوں کی خدمت کرتا تھا۔ اس کو بڑے پیر صاحبؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ برخوردار جو شخص سامنے آوے اُس کی خدمت کرنا"۔ کاتب الحرُوف کہتا ہے کہ وُہ جمعہ کا روز تھا۔ نمازِ جمعہ کے بعد ابھی آپ اَوراد و وظائف میں مشغول تھے کہ لکّو حجّام کا جنازہ اُٹھایا گیا۔ ایک شخص نے حضورؒ کی خدمت میں اطلاع دی کہ جنازہ تیار ہے۔ حضورؒ عین شغل میں سے اُٹھ کر تشریف لائے اَور جنازہ میں شامل ہُوئے۔ بعد ادائے نمازِ جنازہ تین بار دُعا فرمائی۔ کاتب الحرُوف کہتا ہے سُبحان اللہ عجیب آشنا پرستی بلکہ خادم پرستی و غریب نوازی دیکھی گئی ۔

ہندو ہیں بُت پرست و مُسلماں خُدا پرست   ہم ہیں غلام اُن کے جو ہیں آشنا پرست

قبلہ باؤجی مدظلہ فرماتے ہیں کہ یہ شعر آپ عموماً پڑھا کرتے تھے ۔ (مترجم)

ملفوظ ـ ۲۳

ایک دِن آپ دربار میں تشریف فرما تھے۔ دَورانِ گفتگو تاخیرِ صلوٰۃ کا تذکرہ ہُوا۔ آپ نے بروایت شاہ صاحب نوشہروی کو فرمایا کہ عرصہ ہُوا گولڑہ شریف میں حضراتِ چشتیہ و نقشبندیہ کے درمیان اَوقاتِ نماز خصوصاً نمازِ مغرب کے بارہ میں اختلاف واقع ہُوا

Create a free website with